

## عصرِ عاشور تھا شبیر تھے تنہائی تھی

عصرِ عاشور تھا شبیر تھے تنہائی تھی  
 ماہے زہراء پہ گھٹا ظلم کی جب چھائی تھی  
 شہ کو جب نوکِ سنان سوئے زمیں لائی تھی  
 گرتے گرتے لبِ زرخمی سے صدائِ ائی تھی  
 گرم ریتی پہ میں گرتا ہوں سمہالو امان

لٹ گیا ہوں میں کسی کی بھی مجھے اس نہیں  
 قتل سب ہو گئے اب کوئی میرے پاس نہیں  
 میرا قاسم نہیں اکبر نہیں عباس نہیں  
 تم مجھے اکے کلیجے سے لگالو امان

لاش قاسم کی اٹھائی ہے جگر زرخمی ہیں  
 زرخم اکبر کا جو دیکھا ہے نظر زرخمی ہیں  
 قلب زرخمی ہے بدن زرخمی ہے سر زرخمی ہیں  
 دے سہارا مجھے بابا کو بلا لو امان

میں جو گھوڑے سے گرونہ تم مجھے تسکین دینا  
 پیار کرنا میری ہمت کو دعائیں دینا  
 ڈال کر باہیں گلے میں مجھے لپٹا لینا  
 ہانہ دم ذبح مگر ہاتھ ہٹالو امانہ

اپنے وعدے کر لیئے مینے ہر ایذا سہلی  
 ایک ارمانہ میرا نکلے تو عنایت ہوگی  
 ذبح کے وقت یہی تم سے تمنا ہے میری  
 سر میرا خاک سے زانو پہ اٹھالو امانہ

